20424 ـ عقد نکاح کرتے وقت شادی کی نیت نہیں تھی

سوال

میں نے ایک لڑکی سے سفید شادی – کسی منفعت اورمصلحت کی وجہ سے – نکاح کیا تھا ، اورقانونی اعتبارسے تو یہ شادی صحیح اورسلیم تھی کیونکہ ہم نے یہ شادی باقاعدہ گواہوں کی موجودگي اورلڑکی کے والدین اوراپنے والدین کی موجودگی مین اندراج کروائي تھی ۔
لیکن میری نیت شادی کرنے کی نہیں تھی کہ میں حقیقتا شادی کررہا ہوں نیت یہ تھی کہ قانون کے سامنے ہم یہ ظاہر کریں گے کہ شادی شدہ ہیں ، عقد نکاح کو پانچ برس گزرنے کے باوجود ہم نے ازدواجی تعلقات قائم نہیں کیے ،
اوراب ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم علیحدہ نہ ہوں اور نہ ہی میں اسے طلاق دوں بلکہ ہم خاوند اوربیوی بن کررہنا چاہتے ہیں ۔
اب ہماری نیت شادی کرنے کی ہے توسوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہمیں تجدید نکاح کرنا ہوگا کہ نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

سفید شادی نامی کوئي چیز نہیں ہے بلکہ جب شروط کے ہوتے ہوئے ایجاب وقبول ہو جائے تونکاح واجب ہوتا ہے چاہے عقد نکاح کرنے والے طرفین یا ان میں کوئي ایک طرف یہ نکاح بطور کھیل یا مذاق ہی کررہا ہو ۔

احناف ، حنابلہ کا مسلک یہی ہے اورمالکیہ کے ہاں بھی یہی معتبر ہے اورشوافع بھی اسے ہی صحیح قرار دیتے ہیں ۔

دیکھیں فتح القدیر (3 / 199) المغنی لابن قدامہ (7 / 61) کشاف القناع (5 / 40) حاشیۃ الدسوقی (2 / 221) بلغۃ السالک (2 / 350) نہایۃ المحتاج (6 / 209) روضۃ الطالبین (8 / 54) ،

ان سب کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مندرجہ ذیل فرمان ہے :

ابو ھریرہ رضي اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(تین چیزیں ایسی ہیں جن کی حقیقت بھی حقیقت ہی ہے اور مذاق بھی حقیقت ہی ہے ، نکاح ، طلاق ، اوررجوع کرنا) ۔

سنن ابوداود حديث نمبر (2194) سنن ترمذی حديث نمبر (11849) سنن ابن ماجہ حديث نمبر (2039) اس حديث کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے التلخيص الحبير (3 / 424) ميں حسن قرار ديا ہے ، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحيح سنن ترمذی (944) ميں بھی حسن کہا ہے ۔

يعنی يہ تين کام حقيقی طور پر کيے جائيں تو حقيقی ہوں گے اوراگر يہ بطورمذاق کيے جائيں تو بھی حقيقت ہی ہوں گے ۔

اورہزل سے مراد يہ ہے کہ لفظ سے وہ معنی مراد ليا جائے جس کے ليے لفظ بنايا نہيں گيا ، اوريہ اسی فعل پر منطبق ہوتا ہے جو آپ لوگوں ميں عقدنکاح ميں کيا ہے کيونکہ تم نے عقدنکاح کا اندراج تو کروايا ہے اورشادی نہيں کرنا چاہتے تھے ۔

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہيں :

(عام علماء کرام کے ہاں مذاق ميں طلاق دينے والے کی بھی طلاق واقع ہوجائے گی ، اوراسی طرح اس کا نکاح بھی صحيح ہے جيسا کہ مرفوع حديث کے متن بھی اس کا ذکر ہے ، اورصحابہ کرام رضي اللہ تعالی عنہم اورتابعين عظام رحمہم اللہ کے ہاں بھی يہی ہے اور جمہور علماء کرام کا بھی يہی قول ہے) ديکھيں الفتاوی الفقهية الکبری (6 / 63) ۔

اورحافظ ابن قيم رحمہ اللہ تعالی کہتےہيں :

(مراسيل حسن ميں ہے کہ وہ نبی صلی اللہ عليہ سے بيان کرتے ہيں :

جس نے بطور کھيل نکاح کيا يا طلاق دی يا بطور کھيل غلام آزاد کيا تويہ ہوگيا) ۔

اورعمر بن خطاب رضي اللہ تعالی عنہ نے فرمايا :

چار چيزيں ايسی ہيں جب ان کے بارہ ميں بات کی جائے تو وہ جائز ہوجاتی ہيں : طلاق ، آزاد کرنا ، نکاح ، اورنذر ماننا ۔

اورامیرالمومنين علی رضي اللہ تعالی عنہ کہتے ہيں :

تين چيزيں ايسی ہيں جن ميں کوئي مذاق اورکھيل نہيں : طلاق ، غلام آزاد کرنا ، اورنکاح کرنا ۔

اورابودرداء رضي اللہ تعالی عنہ کا بيان ہے کہ :

تین چیزوں میں کھیل بھی حقیقت پر مبنی ہے : طلاق ، غلام آزاد کرنا ، اورنکاح کرنا ۔

اورابن مسعود رضي اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں : نکاح چاہے مذاق میں ہو یا حقیقت میں یہ برابر ہے ۔ انتھی ۔

دیکھیں اعلام الموقعین (3 / 100) ۔

تواس بنا پر آپ کے لیے تجدید نکاح کرانا ضروری اورلازم نہیں ، بلکہ آپ پہلے ہی نکاح پرخاوند اوربیوی ہیں ۔

واللہ اعلم .